۶۔ گیہوں کا دانہ

ٹالسٹائی

پہلی بات : آپ نے ابتدائی جماعتوں میں ایک کہانی پڑھی ہوگی؛ ایک کتّے کو ہڈّی ملی۔ وہ ہڈّی منہ میں دبائے ایک چھوٹے پل پر سے گزر رہا تھا۔ اُس کی نظر پانی میں اپنی پرچھائیں پر پڑی۔ اُس نے دیکھا کہ پانی میں ایک اور کتّا بھی ہڈّی منہ میں دبائے جارہا ہے۔ اُس کے دل میں لالچ پیدا ہوئی اور وہ اُس کی ہڈّی چھیننے کے لیے بھونکنے لگا۔ اُس نے جوں ہی بھونکنے کے لیے منہ کھولا اُس کی ہڈّی بھی پانی میں گرگئی۔ یادرکھیے! جو دوسروں کے مال کی لالچ کرتے ہیں وہ اپنا مال بھی کھودیتے ہیں۔

ذیل کی کہانی میں یہی بتایا گیا ہے کہ جب تک انسان ایمانداری سے خود محنت کرتا تھا اُس کے اناج میں برکت ہوتی تھی۔ جب اُس کے دل میں لالچ پیدا ہوئی تو برکت بھی ختم ہوگئی۔

جان پہچان : ٹالسٹائی کا پورا نام لیونکولائی وچ ٹالسٹائی ہے۔ وہ ۱۸۲۸ء میں روس کے شہر پولیانا میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے روسی زبان میں کہانیاں لکھ کر شہرت حاصل کی۔ ان کا ناول 'جنگ اور امن' دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ٹالسٹائی نے مذہبی مضامین بھی لکھے ہیں۔ ۱۹۱۰ء میں ان کا انتقال ہوا۔

ایک دن چند بچّوں کو کھیلتے ہوئے چٹان کے شگاف میں ایک دانہ ملا جو گیہوں کے دانے کی طرح تھا لیکن اس کی جسامت کبوتر کے انڈے کے برابر تھی۔ اسی اثنا میں ادھر سے ایک مسافر گزرا۔ اس نے بھی وہ دانہ دیکھا اور بچوں کو چار پیسے دے کر ان سے دانہ لے لیا۔ شہر پہنچ کر مسافر نے اس عجیب وغریب دانے کو بادشاہ کے ہاتھ اچھی قیمت میں فروخت کردیا۔

بادشاہ نے اپنے عالموں اور پنڈتوں کو طلب کیا۔ اس نے انھیں دانہ دکھایا اور اس کی کیفیت دریافت کی۔ ان لوگوں نے بہت غور کیا۔ اپنی اپنی کتابوں کے ورق اُلٹے پلٹے مگر اس کے متعلّق کچھ فیصلہ نہ کرسکے۔ بادشاہ نے اس دانے کو ایک کھڑکی پر رکھ دیا۔ ایک دن ایک مرغی نے اس میں ٹھونگ مار مار کر اسے کھدرا کردیا۔ اس کے بعد اسے غور سے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اناج کا ایک دانہ ہے۔

عالموں اور پنڈتوں نے بادشاہ سے کہا، ''سرکار! یہ اناج کا دانہ ہے۔'' بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی۔ اس نے ان سے کہا، ''اچھا، یہ دریافت کرو کہ دانہ کب اور کہاں پیدا ہوا؟''

عالموں نے پھر غور کیا، کتابیں دیکھیں لیکن اس دانے کے بارے میں کوئی بات معلوم نہ ہوسکی۔ ان لوگوں نے بادشاہ سے عرض کیا، ''اس دانے کے بارے میں ہم لوگ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہماری کتابوں میں اس کے متعلّق کوئی ذکر نہیں۔ اگر کسانوں سے دریافت کیا جائے تو شاید کوئی بات معلوم ہوسکے۔ ممکن ہے کسی نے اپنے باپ دادا سے سنا ہو کہ اتنا بڑا دانہ کب اور کہاں پیدا ہوا تھا۔''

بادشاہ نے حکم دیا کہ کسی بوڑھے کسان کو دربار میں حاضر کیا جائے۔ کارندے ایک بہت بوڑھے کسان کو ڈھونڈ کر لائے۔ کسان کی کمر جُھکی ہوئی تھی، چہرے پر مُردنی چھائی تھی، منہ میں ایک بھی دانت نہ تھا۔ دونوں ہاتھوں سے لکڑیاں ٹیکتے ٹیکتے وہ جیسے تیسے بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا۔

بادشاہ نے دانہ اُسے دِکھایا۔ بڑی مشکل سے اس نے دیکھا، ہاتھوں میں لے کر ٹٹولا۔ اس کے بعد بادشاہ نے دریافت کیا، ’’بڑے میاں! کیا تم بتا سکتے ہو کہ اتنا بڑا دانہ کہاں پیدا ہوا تھا؟ کیا تم نے کبھی ایسے دانے خریدے ہیں یا کبھی اپنے کھیت میں بوئے ہیں؟‘‘

بوڑھا قریب قریب بہرا تھا۔ بادشاہ کی ایک بات بھی اس نے نہ سنی۔ بہت مشکل سے بادشاہ کا مطلب اس کو سمجھایا گیا۔ اس نے جواب دیا، ’’نہیں حضوٗر۔ میں نے اپنے کھیت میں اتنا بڑا دانہ کبھی نہیں بویا اور نہ کبھی خریدنے کا اتّفاق ہوا۔ آپ میرے والد سے دریافت فرمائیں، شاید انھیں کچھ حال معلوٗم ہو۔‘‘

بادشاہ نے اس کسان کے باپ کو بلوایا۔ کارندے اسے تلاش کر کے لائے۔ وہ ایک لکڑی کے سہارے چلتا تھا۔ بادشاہ نے وہ دانہ اسے بھی دِکھایا۔ اس کی آنکھیں اب تک کام کرتی تھیں۔ اس نے دانے کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھا۔ بادشاہ نے دریافت کیا، ’’بڑے میاں! کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ دانہ کہاں پیدا ہوا ہوگا؟ کیا تم نے کبھی ایسے دانے اپنے کھیت میں بوئے یا خریدے ہیں؟‘‘

اگرچہ بوڑھا کسی قدر اونچا سنتا تھا مگر اپنے بیٹے کے مقابلے میں وہ بہت آسانی سے بادشاہ کا مطلب سمجھ گیا۔ اس نے جواب دیا، ’’نہیں سرکار! میں نے اپنے کھیتوں میں اتنا بڑا دانہ کبھی نہیں بویا۔ رہی خریدنے کی بات سو اسے خریدنے کی نوبت بھی کبھی نہیں آئی کیونکہ میرے زمانے میں روپے پیسے کا رواج نہ تھا۔ کسی کو جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی بھی تو وہ دوسری چیزوں سے اس کا تبادلہ کرالیتا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ دانہ کہاں پیدا ہوا ہوگا۔ میرے زمانے کا اناج آج کل کے اناج سے بڑا ہوتا تھا اور اس میں غذائیت بھی زیادہ ہوتی تھی لیکن اتنا بڑا دانہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہاں میں نے اپنے باپ سے سنا تھا کہ ان کے زمانے میں اناج کا دانہ بہت بڑا ہوتا تھا اور اس میں آٹا بھی بہت زیادہ ہوتا تھا۔ مناسب ہوگا کہ آپ انھی سے دریافت کریں۔ شاید ان سے اس کی کیفیت معلوٗم ہو جائے۔‘‘

بادشاہ نے اس کے باپ کو بھی بلایا۔ وہ بھی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ کسی سہارے کے بغیر بادشاہ کے سامنے پہنچا۔ اس کی بینائی ٹھیک تھی اور وہ اچھی طرح سن بھی سکتا تھا۔ آواز صاف تھی۔ بادشاہ نے اس کو وہ دانہ دِکھایا۔ بوڑھے نے اس دانے کو بڑے غور سے الٹ پلٹ کر دیکھا۔ پھر کہا، ’’بہت دنوں کے بعد آج میں نے ایسا خوب صورت دانہ دیکھا ہے۔‘‘ اتنا کہہ کر اس نے دانے کا ایک ٹکڑا توڑا اور کہا، ’’ہاں، بالکل ویسا ہی ہے۔‘‘

بادشاہ نے دریافت کیا، ’’بڑے میاں! ذرا بتاؤ، یہ دانہ کہاں اور کس زمانے میں پیدا ہوتا تھا؟ کیا تم نے ایسے دانے کبھی خریدے یا اپنے کھیت میں بوئے ہیں؟‘‘

بوٗڑھے نے جواب دیا، ’’حضور! میرے زمانے میں ہر جگہ اسی قسم کا اناج پیدا ہوتا تھا۔ میری پرورش اسی اناج پر ہوئی ہے۔ سب لوگ یہی اناج کھاتے تھے۔ یہی ہم بوتے اور کاٹتے تھے۔‘‘

بادشاہ نے پوچھا، ’’بڑے میاں! یہ کہو کہ تم اناج خریدتے بھی تھے یا اپنے ہی کھیتوں میں پیدا کرتے تھے؟‘‘

بوڑھے نے جواب دیا، ’’حضوٗر! میرے زمانے میں اناج کو بیچنے یا خریدنے کی غلطی کوئی نہیں کرتا تھا۔ ہر شخص اپنے لیے افراط سے غلّہ پیدا کر لیتا تھا۔‘‘

بادشاہ نے کہا، ’’بڑے میاں! میری دو باتوں کا جواب دو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس زمانے میں زمین سے بڑے دانے

کیوں پیدا ہوتے تھے؟ اب اتنے بڑے دانے کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ دوسری بات یہ کہ تمھارا پوتا دو لکڑیوں کے سہارے چلتا ہے اور تمھارا بیٹا ایک لکڑی کے سہارے لیکن تم کسی سہارے کے بغیر چلتے ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ تمھاری بینائی بھی قائم ہے۔ دانت بھی مضبوط ہیں۔ آواز بھی صاف ہے۔ ایسا کیوں ہے؟''

بوڑھے نے جواب دیا، ''وجہ یہ ہے کہ انسان نے خود کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اس نے دوسروں کی محنت کے سہارے زندگی بسر کرنا شروع کر دیا ہے۔ پرانے زمانے میں تو لوگ خدا کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے جو کچھ پیدا کرتے تھے، اسی پر قناعت کرتے تھے۔ انھیں دوسروں کی پیداوار کا لالچ نہیں تھا۔''

معنی و اشارات

کھدرا	کھردرا	Rough
شگاف	دراڑ	Crack
افراط	کثرت	Abundance
بینائی	دیکھنے کی قوت	Eyesight
کارندے	کام کرنے والے	Workers
قناعت	تھوڑی سی چیز پر راضی اور خوش رہنا، صبر	Contentment
اثنا	دوران	During, meanwhile
نوبت	باری، حالت، فرصت	Occasion, period, opportunity
پرورش	پالنا، تعلیم وتربیت	Foster
غذائیت	کسی شے میں غذا کا عنصر پایا جانا	Nutrition
ٹھونگ	چونچ	Beak, bill

مشق

- سبق کے تینوں بوڑھوں کی جسمانی کیفیت کا موازنہ کر کے لکھیے۔
- تیسرے بڑے میاں کے زمانے میں سرزد نہ ہونے والی غلطیوں کو لکھیے۔
- بادشاہ کے ذریعے تینوں بوڑھوں سے پوچھے ہوئے سوال تحریر کیجیے۔
- پہلے بڑے میاں کا آخری بڑے میاں سے رشتہ بتائیے۔
- آخری بڑے میاں کی اچھی صحت کی وجہ لکھیے۔
- بادشاہ کے پنڈتوں اور عالموں کو بلوانے کا سبب لکھیے۔
- سبق سے ذیل کے الفاظ کی واحد/جمع تلاش کر کے لکھیے۔

  اوراق ، احکام ، ٹکڑا ، کارندہ

- ذیل کے ہم معنی الفاظ سبق سے تلاش کر کے لکھیے۔

  ۱۔ حالت　　۲۔ دوران

  ۳۔ بصارت　　۴۔ موقع

- ذیل کے جملے میں علاماتِ اوقاف لگائیے۔

  عالموں اور پنڈتوں نے بادشاہ سے کہا سرکار یہ اناج کا دانہ ہے

- گیہوں کے دانے کے سفر کو ترتیب سے لگائیے۔

  ۱۔ بادشاہ کے پاس

  ۲۔ بچوں کے پاس

  ۳۔ عالموں پنڈتوں کے پاس

  ۴۔ بڑے میاں کے پاس

7AE732

جملہ : مبتدا اور خبر

ذیل کی سطریں غور سے پڑھیے :

۱۔ کھڑکی اس پر بادشاہ رکھ دیا دانے نے کو

۲۔ حیرت کو بہت ہوئی بادشاہ

۳۔ حاضر سامنے بادشاہ ہوا کے

ہم دیکھتے ہیں کہ تین سطروں میں یہ مختلف الفاظ لکھے گئے ہیں۔ انھیں پڑھنے پر کوئی مکمل بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اب انھی لفظوں کو ذیل کی سطروں میں پڑھیے۔

۱۔ بادشاہ نے اس دانے کو کھڑکی پر رکھ دیا۔

۲۔ بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی۔

۳۔ بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا۔

پہلی مثالوں میں آنے والے الفاظ دوسری مثالوں میں ایک خاص ترتیب سے آئے ہیں اس لیے اب انھیں پڑھ کر ہر سطر سے ایک پوری بات ہمیں معلوم ہوتی ہے۔

الفاظ کا ایسا مجموعہ جسے پڑھنے سے بات سمجھ میں آتی ہے، اسے **'جملہ'** کہتے ہیں۔

ذیل کے خانے میں دوسری مثالوں کے جملے پھر لکھے جا رہے ہیں۔ ان پر توجہ دیجیے۔

بادشاہ نے	اس دانے کو کھڑکی پر رکھ دیا
بادشاہ کو	بہت حیرت ہوئی
بادشاہ کے سامنے	حاضر ہوا
مبتدا	خبر
سادہ جملہ	

ہر جملہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ اس طرح جملے کے دو حصوں میں سے پہلے حصے سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور دوسرے میں پہلے حصے کے بارے میں کوئی بات بتائی جا رہی ہے۔ جب جملہ ایسے دو حصوں میں تقسیم ہو جائے تو پہلے حصے کو **'مبتدا'** اور دوسرے حصے کو **'خبر'** کہتے ہیں۔

اوپر کے ہر جملے میں ایک مبتدا اور ایک ہی خبر ہے۔ اس لیے اسے **'سادہ جملہ'** کہتے ہیں۔

❂ **ذیل کے جملوں کو مبتدا اور خبر میں الگ کیجیے۔**

۱۔ بادشاہ نے دانہ اسے دِکھایا۔

۲۔ بوڑھا قریب قریب بہرا تھا۔

۳۔ میری پرورش اسی اناج پر ہوئی ہے۔

❂❂❂❂❂

اعراب

آپ حروفِ علت (vowels) کے بارے میں جانتے ہیں۔

ذیل کی آوازیں ادا کیجیے۔

آ - اے - او - ای

آپ نے کیا محسوس کیا؟ یہی کہ یہ آوازیں کسی قدر طویل یعنی لمبی ہیں جیسے :

آگرہ میں آ	کتاب میں تا
خزانے میں نے	بے مثال میں بے
کوئی میں کو	کھو میں ہو
نمونہ میں مو	صورت میں صو
دہلی میں لی	دید میں دی

اب ان الفاظ کی آوازوں پر توجہ دیجیے۔

اَب میں اَ	رَس میں رَ
اِن میں اِ	دِن میں دِ
اُدھر میں اُ	صُبح میں صُ

ا، ر، د اور ص میں جو علامات لگائی گئی ہیں وہ آ، او، ای کے مقابلے میں مختصر ہیں۔ طویل آوازوں کو ا، و، ی/ ے سے لکھا جاتا ہے جبکہ مختصر آوازوں کے لیے اُردو میں کچھ عربی علامات استعمال کی جاتی ہیں۔ ان علامتوں کو زبر، زیر اور پیش کہتے ہیں جنھیں اوپر کی پہلی، دوسری اور تیسری مثالوں میں ظاہر کیا گیا ہے یعنی ـَــ ـِــ ـُــ ۔ ان علامتوں کو اعراب کہتے ہیں۔

❂ **ذیل کے لفظوں پر اعراب لگائیے۔**

گنبد ، عمارت ، مثال ، گل ، اترتے ، اداس